تذکرۂ صدرُ الاَفاضِل

(تفسیر خزائنُ العرفان کے مُؤلِّف حضرت علّامہ مولانا سیِّد محمد نعیمُ الدّین مُرادآبادی
علیہ رحمۃُ اللہِ الہادی کی حیاتِ مبارکہ کی چند جھلکیاں)

مزارِ صدرُ الاَفاضِل علیہ رحمۃ اللہ العادل

مکتبۃ المدینہ (دعوتِ اسلامی)
MC 1286

المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)
شعبہ اصلاحی کتب

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

تَذکِرَہ صَدرُ الافاضل علیہ رحمۃ اللہ العادِل

شیطان لاکھ سستی دلائے یہ تذکرہ (25 صفحات) مکمّل پڑھ لیجئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ کا دل علمائے اہلسنّت کی مَحَبَّت سے لبریز ہوجائے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

سرکارِ مدینۂ منوّرہ، سردارِ مکّۂ مکرّمہ صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کا فرمانِ بَرَکت نشان ہے: اے لوگو! بے شک بروزِ قِیامت اسکی دہشتوں اور حساب کتاب سے جلد نَجات پانے والا شخص وہ ہوگا جس نے تم میں سے مجھ پر دنیا کے اندر بکثرت دُرُود شریف پڑھے ہوں گے۔ (فردوس الاخبار ج۲ص ۴۷۱ حدیث ۸۲۱۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ہونہار مَدَنی مُنّا

ایک علمی گھرانے سے تعلُّق رکھنے والے چار سالہ مَدَنی مُنّے کی ''تقریبِ بسمِ اللّٰہ'' بڑی دُھوم دھام سے ادا کی گئی اور اِس کے بعد اُس مدنی مُنّے نے حفظِ قرآن شروع کردیا۔ پڑھانے والے حافِظ صاحِب ایک روز سخت انداز میں تعلیم دے رہے تھے کہ ایک روشن ضمیر بُزُرگ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ کا وہاں سے گزر ہوا، اُنہوں نے فرمایا: حافِظ

صاحِب ! آپ کو دِکھتا نہیں کہ یہ مُنّا بڑا ہونہار (یعنی ذہین وقابل) ہے، اِس پر اتنی سختی نہ کیجئے ، اِنْ شَآءَ اللہعَزَّوَجَلَّ یہ منزِل پر بہت جلد پہنچے گا۔'' اس کے بعدحافِظ صاحِب نے اپنی رَوِش میں تبدیلی فرمائی اورنَرمی وشفقت سے سبق پڑھانا شروع کردیا۔اُن بُزُرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے فرمانِ بِشارت نشان کے مطابق ایک وقت آیا کہ یہ مَدَنی مُنّا آسمانِ عِلم وعمل کا ستارہ بن کر چمکا اور ایک عالَم اِس سے رہنمائی حاصل کرنے لگا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ جانتے ہیں کہ وہ ہونہار مَدَنی مُنّا کون تھا؟ وہ خلیفۂ اعلیٰ حضرت،صَدْرُالافاضِل ،بَدْرُ الْاَمَاثِل ،حضرتِ علّامہ مولانا الحاج الحافظ سیِّد محمد نعیم الدین مُرادآبادی علیہ رحمۃ اللہ الہادی تھے۔**اللہ**عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو** ۔اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہُ تعالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

صَدْرُالافاضِل علیہ رحمۃ اللہ العادِل کے اِبتِدائی حالات

صَدْرُالافاضِل حضرتِ علّامہ مولٰینا سیِّد محمد نعیم الدین مُرادآبادی علیہ رحمۃ اللہ الہادی کی وِلادت مُبارک ۲۱صَفَرُ المُظَفَّر ۱۳۰۰؁ھ بمطابق یکم جنوری 1883ء بروز پیرشریف ''ہند'' کے شہر ''مُرادآباد'' ہوئی۔آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کانام ''محمد نعیم الدین'' رکھا گیا جبکہ علمِ اَبْجد کے اِعتبار سے تارِیخی نام ''غلام مُصْطَفٰے'' (۱۳۰۰؁ھ) تجویز ہوا۔ آپ کے والِدِ ماجِد حضرت مولٰینا سیِّد محمد معین الدین نُزْہَت اور جدِّ امجد (یعنی دادا جان)

حضرت مولٰینا سید امین الدّین راسخ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہما اپنے اپنے دور میں اُردو اور فارسی کے استاذ مانے گئے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے والد حضرت مولانا سیِّد محمد معینُ الدّین علیہ رحمۃ اللہ المُبین کے کئی فرزند قراٰن کے حافظ ہونے کے بعد وفات پا چکے تھے۔ صَدْرُ الافاضِل علیہ رحمۃ اللہ العادِل کی پیدائش پر آپ کے والدِ محترم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم نے نَذْر مانی کہ مولیٰ تعالٰی نے اسے زندگی بخشی تو خدمتِ دین کے لئے اس فرزند کو وَقْف کردوں گا۔

تعلیم وتربیت

صَدْرُ الافاضِل علیہ رحمۃ اللہ العادِل نے اُردُو اور فارسی کی تعلیم والدِ گرامی حضرت مولانا سیّد محمد معین الدین نُزْہَتؔ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے حاصل کی پھر حضرت مولانا ابوالفضل فضل احمد علیہ رحمۃ اللہ الاحد سے عربی کی چند کتب پڑھیں۔ حضرت مولانا ابوالفَضْل رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو نعتِ سرکار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وَسلَّم سے عشق تھا۔ چنانچہ ہر جمعہ کو بعد نمازِ جمعہ مسجد چوکی حَسَن خان مُرادآباد میں نعت شریف کی محفل کرواتے جس میں شہر بھر سے کثیر لوگ شریک ہوا کرتے۔

دَرْسِ نِظَامی کی تَکْمِیل

صَدْرُ الافاضِل علیہ رحمۃ اللہ العادِل کے اُستاذِ محترم حضرت مولانا ابوالفضل علیہ رحمۃ اللہ العدل آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو ساتھ لے کر شیخ الحدیث، امامُ العلماء جامِعُ المَعقولِ وَالْمَنقول حضرتِ علّامہ مولانا سیّد محمد گُل قادِری علیہ رحمۃ اللہ القوی کی خدمت میں لے کر حاضِر ہوئے اور عرض کی: ''یہ صاحبزادے نہایت ذکی و فہیم (یعنی نہایت ذِہین و

سمجھدار) ہیں، میری خواہش ہے کہ بقیہ درسِ نظامی کی آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ سے تکمیل کریں۔'' حضرت رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے قبول فرمایا۔ چنانچہ صدرُالافاضِل علیہ رحمۃ اللّٰہ العادِل نے اُستاذُالاساتِذہ حضرت علاّمہ مولانا سیّد محمد گل قادِری علیہ رحمۃ اللّٰہ القوی سے مَنطِق، فَلسَفہ، ریاضی، اُقلِیدَس، تَوقِیت وھَیئَت، عَرَبی بحروفِ غیر مَنقُوطَہ (بغیر نقطوں کے حرفوں والی عربی)، تفسیر، حدیث اور فِقہ وغیرہ بہت سے مُروَّجہ دَرسِ نظامی اور غیر دَرسِ نظامی عُلُوم وفُنُون کی اَسناد حاصل فرمائیں اور بہُت سے سَلاسِلِ احادیث وعُلومِ اسلامیہ کی سَنَدیں بھی تفویض ہوئیں (یعنی دی گئیں)۔آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ کا سلسلۂ سندِ حدیث قُدْوَۃُ الْفُضَلاء، عُمْدَۃُ الْمُحَقِّقِین حضرتِ مولانا سید محمد مکّی علیہ رحمۃ اللّٰہ القوی خطیب ومدرِّسِ مسجدُ الحرام کے ذریعے مُحَشِّیءِ دُرِّ مختار خاتَمُ الْمُحَقِّقِین سید احمد طَحْطَاوِی علیہ رحمۃ اللّٰہ القوی سے ملتا ہے جن کی سند عرب وعجم میں مشہور ہے۔ پھر ایک سال تک فتویٰ نَویسی کی مَشْق فرمائی ۔ سن ۱۳۲۰ھ بمطابق سن 1902ء میں 20 سال کی عمر میں عظیم الشّان جلسے میں عُلَمائے کرام رَحِمَھُمُ اللّٰہ السّلام نے آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ کی دستار بندی فرمائی، اِس موقع پر آپ کے والدِ گرامی قُدِّس سِرّہٗ السّامی نے تاریخ کہی ؎

ہے میرے پِسَر کو طَلَبہ پر وہ تَفَضُّل سیّاروں میں رکھتا ہے جو مِرِّیخ فضیلت
نُزْہَت! نعیم الدین کو یہ کہہ کے سنادے دستارِ فضیلت کی ہے تاریخ ''فضیلت''

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

علمِ طِبّ کی تحصیل

صَدْرُالافاضِل علیہ رحمۃ اللہ العادِل نے علمِ طِبّ حکیمِ حاذِق حضرت مولانا حکیم فیض احمد صاحِب امروہوی سے حاصل کیا۔ جس طرح سے آپ کو عُلُوم مَنْقُولیہ وعُلُوم مَعْقُولیہ میں ہم عَصر عُلَماء میں نُمایاں حیثیت حاصل تھی اسی طرح میدانِ طِبّ میں بھی آپ کمال مَہارت رکھتے تھے کہ عُموماً مریض کا چہرہ دیکھ کر ہی مرض پکڑ لیا کرتے تھے، نَبّاضی (یعنی نبض دیکھ کر مرض شَناخْت کرنے) میں بھی یکتائے زمانہ تھے۔ مُفَرّداتِ اَدوِیہ کے خواص اَزْبَر (یعنی زبانی) تھے، مُرَکّبات میں بھی خاصی صلاحیتوں کے مالک تھے۔ جامِعہ نعیمیہ سے فارِغ ہونے والے بہُت سے عُلَماء نے آپ سے علمِ طِبّ بھی حاصل کیا۔ آپ کا جووقت تبلیغ وتدریس سے بچتا تھا اُس میں طبّ وحکمت کے ذریعے خدمتِ خَلْق فِیْ سَبِیْلِ اللہ فرمایا کرتے تھے۔ **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔**

امین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مُرشِد کی تلاش

صَدْرُالافاضِل علیہ رحمۃ اللہ العادِل پیر کی جُستجُو میں ''پیلی بھیت'' حضرت شاہ جی محمد شیر میاں صاحب علیہ رحمۃ اللہ الواھِب کی خدمت میں حاضِر ہوئے۔ حضرت شاہ صاحِب علیہ رحمۃ اللہ الواھِب بڑی مَحَبَّت وکرم سے پیش آئے اور اس سے پہلے کہ صَدْرُالافاضِل علیہ رحمۃ اللہ العادِل کچھ کہیں، فرمایا: ''میاں! مُرادآباد میں مولانا سیّد محمد گل قادِری علیہ رحمۃ

اللّٰہ القوی بڑی اچّھی صورت ہیں، میں مُرادآباد جاتا ہوں تو اُن کی خدمت میں حاضر ہوتا ہوں، آپ جس اِرادے سے آئے ہیں آپ کا حصہ وہیں ہے۔'' چنانچہ صدرُ الافاضل علیہ رحمۃ اللّٰہ العادِل مُرادآباد واپس آئے تو حضرتِ مولانا سیّد محمد گل قادری علیہ رحمۃ اللّٰہ الھادی نے دیکھتے ہی ارشاد فرمایا: ''شاہ جی! میاں صاحب علیہ رحمۃ اللّٰہ الواھِب کے ہاں ہو آئے، اچھا! پرسوں جمعہ ہے، نمازِ فجر کے بعد آیئے تو آپ کا جو حصّہ ہے، عطا کیا جائے گا۔'' تیسرے روز جمعہ کو بعد نمازِ فجر حضرت مولانا شاہ محمد گل علیہ رحمۃ اللّٰہ العدل نے قادِری سلسلے میں بیعت فرمایا اور جو حصّہ تھا عطا کیا۔

دو شہزادوں کی ولادت

حضرت شاہ جی محمد شیر میاں صاحب علیہ رحمۃ اللّٰہ الواھِب نے چلتے وقت دعا دی تھی کہ اللّٰہ تعالیٰ آپ رحمۃ اللّٰہ تعالی علیہ کو دشمنانِ دین پر فتح مندر کھے اور بچے عطا فرمائے، مُرادآباد آنے کے بعد ایک ہفتہ گزرا تھا کہ ایک ساتھ دو فرزند پیدا ہوئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃُ ربِّ العِزّۃ سے پہلی ملاقات

میرے آقا اعلیٰحضرت، اِمامِ اَھلسنّت، ولیٔ نِعمت، عَظِیمُ البَرَکت، عَظِیمُ المَرْتَبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجَدِّدِ دِین ومِلَّت، حامیٔ سُنّت، ماحِیٔ بِدعت، عالِمِ شَرِیْعَت، پیرِ طریقت، اِمامِ عشق ومحبَّت، باعثِ خَیرو بَرَکت، حضرتِ علّامہ مولانا الحاج الحافظ

القاری شاہ امام اَحمد رَضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کی مُحَقِّقانہ تصانیف کے مُطالَعے سے حضرتِ صَدْرُ الافاضِل علیہ رحمۃ اللہ العادِل کے دل میں غائبانہ طور پر آپ علیہ رحمۃُ ربِّ العِزَّۃ کی گہری محبت وعقیدت پیدا ہوگئی تھی۔ ایک دفعہ کسی بدمذہب نے ایک اخبار میں اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃُ ربِّ العِزَّۃ کے خلاف مضمون لکھا جس میں دل کھول کر دُشنام طرازی کا مظاہرہ کیا۔ حضرتِ صَدْرُ الافاضِل علیہ رحمۃ اللہ العادِل نے جب اُس مضمون کو دیکھا تو سخت صدمہ پہنچا، ہاتھوں ہاتھ اُس کے جواب میں ایک وضاحتی مضمون تحریر فرمایا اور کسی ترکیب سے اُسی اخبار میں شائع کروادیا۔ اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃُ ربِّ العِزَّۃ کو پتا چلا تو مُرادآباد میں اپنے ایک عقیدت مند حاجی محمد اشرف شاذلی علیہ رحمۃ اللہ الولی کو تحریر فرمایا کہ مولانا سید محمد نعیم الدین علیہ رحمۃ اللہ المبین کو ساتھ لے کر بریلی آئیں۔ پہلی ہی ملاقات میں حضرتِ صَدْرُ الافاضِل علیہ رحمۃ اللہ العادِل، اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃُ ربِّ العِزَّۃ کی شفقت ومحبت سے اِس قدر متاثر ہوئے کہ پھر کوئی مہینہ بریلی شریف کی حاضری سے خالی نہ جاتا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ خود فرماتے ہیں: ''اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃُ ربِّ العِزَّۃ کے آستانہ کے سفر کے لئے کبھی میرا بستر کھلا ہی نہیں، میں لازمی ہر پیر اور جمعرات کو اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃُ ربِّ العِزَّۃ کی خدمت میں جاتا تھا۔'' مشہور ہے کہ ''صَدْرُ الافاضِل'' کا لقب آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃُ ربِّ العِزَّۃ ہی نے دیا۔ اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃُ ربِّ العِزَّۃ نے بھی آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو خلافت عطا فرمائی۔ **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو** ۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہُ تعالٰی

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بیس سال کی عمر میں پہلی تصنیف

دورانِ طالب علمی صَدْرُالافاضِل علیہ رحمۃ اللّٰہ العادِل نے صَحافتی طریقے سے تبلیغِ دین کے لیے مختلِف رسائل وجَرائد میں مَضامین لکھنے کا سلسلہ شروع کیا۔ یہ مضامین کلکتہ(الھند) کے ''اَلْھِلال'' اور'' اَلْبَلاغ''میں شائع ہوتے رہے۔اِسی دوران آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے یہ خیال فرمایا کہ مَدَنی آقاصَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وَاٰلِہٖ وَسلَّم کے''علمِ غیب'' پرایک ایسی جامِع کتاب ہونی چاہیے،جس سے مُعْتَرِضین کےتمام اَوہام وشُکوک اور باطل نظریات کا شافی ووافی مُہَذَّب پیرائے میں جواب ہو۔چُنانچہ آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے ایک مستقِل کتاب لکھنی شروع کی۔اُس وقت چُونکہ آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ کے پاس ایسا جامِع کُتُب خانہ نہ تھا کہ جس میں ہرقسم کی کتابیں موجود ہوتیں،لہٰذا آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے مصطَفٰے آباد(رامپور،ہند)کے کُتُب خانے کی طرف رُجوع کیا۔آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ سفرکرکے''مصطَفٰے آباد'' جاتے،وہاں کے کُتُب خانے سے حوالہ جات دیکھ کرآتے اور مُرادآباد میں کتاب لکھتے۔جب بیس سال کی عمرمیں آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ کی دستار بندی ہوئی تووہ کتاب بھی مکمّل ہوگئی جس کانام '' اَلْکَلِمَۃُ الْعُلْیَا لِاِعْلَاءِ عِلْمِ الْمُصْطَفٰی'' ہے۔

اعلٰی حضرت علیہ رحمۃُ ربِّ العِزَّۃ کا خِراجِ تحسین

جب یہ کتاب شائع ہوئی تو حاجی محمد اشرف شاذلی علیہ رحمۃ اللّٰہ الولی اس کتاب کو

لے کر اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃُ ربِّ العِزَّۃ کی خدمت میں حاضِر ہوئے۔ اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃُ ربِّ العِزَّۃ نے اس کو مُلاحَظہ کر کے فرمایا: ''مَاشَاءَ اللّٰه بڑی عمدہ نفیس کتاب ہے، یہ نوعمری اور اتنے اَحسن دلائل کے ساتھ اتنی بلند کتاب مُصَنِّف کے ہونہار ہونے پر دال (یعنی دلالت کرتی) ہے۔''

اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃُ ربِّ العِزَّۃ کی خاص عنایت

خلیفہ مفتیٔ اعظم ہند حضرتِ مولانا مفتی محمد اعجاز ولی رضوی قادِری علیہ رحمۃ اللّٰہ القوی لکھتے ہیں: فِرَق باطِلہ (یعنی باطِل فِرقوں) اور مُعانِدین (یعنی مخالفین) سے گفتگو ومُناظِرات میں اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃُ ربِّ العِزَّۃ نے بارہا حضرت صَدْرُالافاضِل علیہ رحمۃ اللّٰہ العادِل کو اپنا وکیلِ خاص بنایا، چنانچہ اسی خُصوصیَّت کی بنا پر اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃُ ربِّ العِزَّۃ نے ''ذِکرِ اَحباب'' میں ارشاد فرمایا: ؎

میرے نعیمُ الدّیں کو نعمت دے
اس سے بَلا میں ساتے یہ ہیں

مشوروں کی قدر فرماتے

صَدْرُالافاضِل علیہ رحمۃ اللّٰہ العادِل اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃُ ربِّ العِزَّۃ کے اُن ممتاز خلفا میں سے ہیں جنہیں امام اہلسنّت علیہ رحمۃُ ربِّ العِزَّۃ کے مزاجِ عالی میں بڑا دخل تھا۔ اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃُ ربِّ العِزَّۃ صَدْرُالافاضِل علیہ رحمۃ اللّٰہ العادِل کے مشوروں کو قبول بھی فرماتے اور اِظہارِ مُسرَّت وشادمانی فرماتے۔ ''اَلطَّارِیُّ الدَّاری'' کی تصنیف پر مُسَوَّدہ

(مُ۔سَوْ۔وَدہ) حضرتِ صَدْرُالافاضِل علیہ رحمۃ اللّٰہ العادِل کو دکھایا گیا تو آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے اس میں سے کثیر مضمون کے بارے میں اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃُ ربِّ العِزَّۃ سے درخواست کی کہ یہ نکال دیا جائے۔اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃُ ربِّ العِزَّۃ نے بِلا تأمُّل اسے کاٹ دیا اور صَدْرُالافاضِل علیہ رحمۃ اللّٰہ العادِل سے یہ بھی نہ فرمایا کہ کیوں یہ ترمیم پیش کی! صَدْرُ الافاضِل علیہ رحمۃ اللّٰہ العادِل کی اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃُ ربِّ العِزَّۃ سے محبت وعقیدت کا یہ عالَم تھا کہ اُن کی اِجازت کے بغیر کوئی سفر نہ فرماتے۔**اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو**۔اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

صَدْرُالافاضِل علیہ رحمۃ اللّٰہ العادِل کی تدریسی مَہارت

صَدْرُالافاضِل علیہ رحمۃ اللّٰہ العادِل نے ۱۳۲۸ھ میں مُرادآباد (ہند) میں مدرسہ انجمن اہلِ سنّت و جماعت کی بنیاد رکھی جس میں معقولات ومنقولات کی تعلیم کا اعلیٰ پیمانے پر انتظام کیا گیا۔ ۱۳۵۲ھ میں حضرت صَدْرُالافاضِل علیہ رحمۃ اللّٰہ العادِل کے اسمِ گرامی ''نعیم الدین'' کی نسبت سے اس کا نام جامعہ نعیمیہ رکھا گیا۔صَدْرُالافاضِل علیہ رحمۃ اللّٰہ العادِل کو اللّٰہ تعالٰی نے بے شُمار خُوبیوں سے نوازا تھا۔آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ بہترین مقرِّر، باعمل مبلّغ، مَنجھے ہوئے مفتی اور پُر اثر مُصنِّف ہونے کے ساتھ ساتھ قابل ترین مُدرِّس بھی تھے۔علمِ حدیث میں تو آپ مشہورِ خاص و عام تھے۔بڑے بڑے علماء

کرام اس بات کا اِعتراف کیا کرتے تھے کہ جس طرح حدیث کی تعلیم آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ دیتے ہیں ان کے کانوں نے کبھی اور کہیں اس کی سماعت نہیں کی۔ اس جامِعیّت سے مختصر الفاظ بیان فرماتے تھے کہ مفہوم ذِہن کی گہرائیوں میں اتر جاتا تھا۔ فُنُونِ عَقْلِیہ کی کتابوں کی پُرمغز مُدَلّل تقاریر زَبانی کیا کرتے تھے۔ دَرْس کے وقت اپنے سامنے فُنُونِ عقلیہ کی کتاب نہ رکھتے تھے۔ جب طلبہ عبارت پڑھ چکتے اور آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ کتاب پر تقریر فرماتے تو ایسا گمان ہوتا تھا کہ شاید صَدْرُ الافاضِل رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ ہی اس کتاب کے مصنِّف ہیں جو کتاب کی گہرائیوں اور عبارت کے رُموز واَسرار کی وضاحت فرما رہے ہیں۔ **عِلْمُ التَّوقِیت** جسے **علم ھَیْئَت** بھی کہتے ہیں اس میں آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ کو خداداد مَہارت حاصل تھی۔ آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے مُتَعدّد کُرَّہ ٔفلکی تیّار کرائے جس میں سَبعہ ثَوابِت (یعنی سات آسمانوں) اور سَیّارگان کو کُرَّہ میں چاندی کے نُقطوں سے واضح فرمایا۔ جب آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ **علمِ ھَیْئَت** کی تعلیم دیتے تھے تو وہ کُرَّہ سامنے رکھ کر طَلَبہ کو گویا آسمان کی سیر کرا دیتے تھے۔ تدریس میں آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ کی بے مثال مَہارت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ فقیہِ اعظم ہند، شارِحِ بخاری حضرت مولانا مفتی شریف الحق امجدی علیہ رحمۃ اللّٰہ الغنی فرماتے ہیں کہ ''میں نے مُدرِّس دو ہی دیکھے ہیں ایک صَدْرُ الشریعہ اور دوسرے صَدْرُ الافاضِل (رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہما)، فرق صرف اتنا تھا کہ صدرُ الشَّریعہ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ اس شُعبے سے زیادہ وابستہ رہے اور صدرُ الافاضِل رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ ذرا کم۔'' آپ کے مشاہیر تلامذہ میں حضرتِ علامہ سیّد ابوالبرکات احمد قادری (بانی

دارالعلوم حزب الاحناف مرکز الاولیاء لاہور)، مفسرِقرآن علامہ سیّد ابوالحسنات محمد احمد اشرفی (مرکز الاولیاء لاہور)، تاج العلماء مفتی محمد عمر نعیمی (باب المدینہ کراچی)، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی (گجرات)، فقیہ اعظم مفتی محمد نور اللّٰہ نعیمی (بصیر پور اوکاڑہ)، مفتی سیّد غلام معین الدین نعیمی (مرکز الاولیاء لاہور)، مفتی محمد حسین نعیمی سنبھلی (بانی جامعہ نعیمیہ مرکز الاولیاء لاہور)، خلیفہ قطب مدینہ مولانا غلام قادر اشرفی (لالہ موسیٰ)، مفتی محمد حبیب اللّٰہ نعیمی (شیخ الحدیث جامعہ نعیمیہ مراد آباد) رحمۃ اللّٰہ تعالیٰ علیہم شامل ہیں۔ **اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

دَارُ الْاِفْتاء

صَدْرُ الافاضِل علیہ رحمۃ اللّٰہ العادِل اپنی گوناگوں مصروفیات کے باوُجود **دارُالافتاء** بھی بڑی خوبی اور باقاعِدَگی کے ساتھ چلاتے، ہند اور بیرون ہند نیز مُراد آباد کے اَطراف و اَکناف سے بے شمار اِسْتِفْتا اور اِسْتِفْسَارات آتے اور تمام جوابات آپ رحمۃ اللّٰہ تعالیٰ علیہ خود عنایت فرماتے۔ بِفَضلہٖ تعالیٰ فِقہی جُزْئِیّات (جُز۔ئی۔یات) اس قدر مُسْتَحْضَر (مُس۔تَح۔ضَر۔یعنی ذِہن میں رہتے) تھے کہ جوابات لکھنے کے لیے کُتُبہائے فِقْہ کی طرف مُراجَعَت (رُجوع کرنے) کی ضَرورت بہت ہی کم پیش آتی۔ شہزادۂ صَدْرُ الافاضِل حضرتِ علاّمہ سیّد اِختِصاصُ الدّین علیہ رحمۃ اللّٰہ المبین فرمایا کرتے تھے کہ میراث وفرائض کے فتوے کثرت سے آتے مگر حضرت کو جواب لکھنے کے لیے کتاب دیکھتے ہوئے نہیں دیکھا آج

تو ایک بَطْن دو بَطْن چار بَطْن کے فتوے اگر دارُ الافتاء میں آ جائیں تو گھنٹوں کتابیں دیکھی جاتی ہیں تب کہیں جا کر فتوے کا جواب لکھا جاتا ہے مگر حضرتِ صَدْرُ الافاضِل علیہ رحمۃ اللّٰہ العادِل کا یہ حال تھا کہ بیس بیس اکیس اکیس بُطُون (پیڑھیوں) کے فتوے بھی دارالافتاء میں آ گئے مگر حضرت بغیر کتاب دیکھے جواب تحریر فرما دیتے تھے البتہ انگلیوں پر کچھ شمار کرتے ضرور دیکھا جاتا اور آپ کے فتوے کے اِسْتِرداد (رد کرنے) کی کبھی نوبت نہیں آئی۔

خوش نویسی

صَدْرُ الافاضِل علیہ رحمۃ اللّٰہ العادِل کی خطّاطی ایسی عمدہ اور قواعد کے مطابق تھی کہ سینکڑوں خوش نویس اِس فن میں آپکے شاگرد ہیں۔ مزید برآں آپ خطاطی کے ساتوں طرزِ تحریر میں بے مثال کمال رکھتے تھے۔

ترجمہ ''کنز الایمان'' کی پہلی اشاعت

اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولانا شاہ امام اَحمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن کے شہرۂ آفاق ترجمۂ قرآن **''کنز الایمان''** کی اَوَّلین اشاعت کا سہرا بھی صَدْرُ الافاضِل مولانا نعیم الدین مُرادآبادی علیہ رحمۃ اللّٰہ الھادی کے سر ہے۔ کنزُ الایمان کی اوّلین، عمدہ اور خوبصورت طباعت کے لئے صَدْرُ الافاضِل علیہ رحمۃ اللّٰہ العادِل نے جامعہ نعیمہ مُرادآباد میں ذاتی پریس لگوایا۔ جس میں کام کرنے والے سارے اَفراد خوش عقیدہ مسلمان تھے جو باوُضو ہو کر کنزُ الایمان کی کتابت سے لے کر جِلد سازی تک کے تمام مَراحِل بڑے اِنہماک اور عقیدت سے طے کرتے تھے۔ اس سارے عمل کی نگرانی صَدْرُ الافاضِل علیہ

رحمۃ اللّٰہ العادِل خود کرتے تھے۔ آج دنیا میں جو کنزُ الایمان دستیاب ہے یہ وُہی "کنز الایمان" ہے جسے صَدْرُ الافاضِل علیہ رحمۃ اللّٰہ العادِل نے شائع کرایا تھا۔ پھر آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے کنزُ الایمان پرتفسیری حاشیہ بنام "خَزائِنُ الْعِرفَان فِی تَفْسِیرِ الْقُرْاٰن" لکھا جو اپنی نوعیت کے اِعتبار سے پہلا مکمل حاشیہ ہے اور اِس کی مقبولیت کا اندازہ صرف اس ایک بات سے ہی لگایا جاسکتا ہے کہ آج کنزُ الایمان اور خزائنُ العرفان دونوں لازِم وملزوم ہیں۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے "مکتبۃُ المدینہ" نے بھی کنزالایمان مع خزائن العرفان بہت خوبصورت انداز میں شائع کرنے کی سعادت پائی ہے۔ علاوہ ازیں دعوتِ اسلامی کی مجلس آئی ٹی (I.T) نے ایک سافٹ ویئر سی ڈی (cd) مکتبۃ المدینہ کے ذریعے پیش کی ہے جس میں تلاوت سننے کے ساتھ ساتھ ترجمہ کنزالایمان اور تفسیر خزائن العرفان کا مطالعہ بھی کیا جاسکتا ہے نیز سرچ آپشن (Search option) کے ذریعے مطلوبہ آیت، ترجمہ یا تفسیر بھی تلاش کی جاسکتی ہے، یہ سافٹ ویئر دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net پر بھی موجود ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

والِد صاحب کی رِحلت اور اعلٰی حضرت کا تعزیت نامہ

صَدْرُ الافاضِل علیہ رحمۃ اللّٰہ العادِل کے والِد بُزُرگوار، استاذُ الشُّعراء حضرت مولانا مُعینُ الدین صاحِب نُزْہَتؔ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ اعلٰی حضرت علیہ رحمۃُ ربِّ العِزّۃ کے مُرید تھے، ایک شِعر میں اپنی عقیدت کا اظہار یوں کرتے ہیں:

پھرا ہوں میں اُس گلی سے نُزْہَت، ہوں جس میں گمراہ شیخ وقاضی

رِضائے احمد اِسی میں سمجھوں کہ مجھ سے احمد رضا ہوں راضی

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ 80 سال کی عمر میں چار دن بخار میں مبتلا رہ کر کلمۂ پاک کا وِرد کرتے ہوئے اس دُنیا سے رُخصت ہوئے۔ حضرت کے انتقالِ پُرملال کی خبر جب اعلیٰ حضرت امام اہل سنت علیہ رحمۃُ ربِّ العِزَّۃ کو ''کوہِ بھوالی'' میں پہنچی تو آپ نے جو مکتوبِ گرامی تعزیت میں ارسال فرمایا اُس کا خلاصہ پیشِ خدمت ہے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمْ ، مَوْلٰنَا الْمُبَجَّلُ الْمُكَرَّمُ ذِي الْمَجْدِ وَالْكَرَمِ حَامِيُ السُّنَنْ مَاحِيُ الْفِتَنْ جُعِلَ كَاِسْمِهٖ نَعِيْمُ الدِّيْنْ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ، اِنَّ لِلّٰهِ مَا اَخَذَ وَمَا اَعْطٰى وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهٗ بِاَجَلٍ مُّسَمًّى اِنَّمَا يُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ وَاِنَّمَا الْمَحْرُوْمُ مَنْ حُرِمَ الثَّوَابُ، غَفَرَلَهُ اللّٰهُ الْمَوْلٰنَا مُعِيْنَ الدِّيْنْ وَرَفَعَ كِتَابَهٗ فِيْ عِلِّيِّيْنْ، وَبَيَّضَ وَجْهَهٗ يَوْمَ الدِّيْنْ، وَاَلْحَقَهٗ بِنَبِيِّهٖ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ اَجْمَعِيْنْ وَاَجْمَلَ صَبْرَكُمْ وَاَجْزَلَ اَجْرَكُمْ وَجَبَرَ كَسْرَكُمْ وَرَفَعَ قَدْرَكُمْ۔ اٰمِيْن (یعنی: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! بے شک اللہ تعالیٰ ہی کا ہے جو وہ عطا کرتا ہے اور جو واپس لے لیتا ہے، بے شک اس کے یہاں وقت ہر شے کا مقرر ہے، صبر کرنے والوں کو بے حساب اجر ملتا ہے، اللہ تعالیٰ مولانا معین الدین کی مغفرت فرمائے، ان کے نامہ اعمال کو علیین میں رکھے، بروزِ محشر ان کا چہرہ روشن فرمائے اور انہیں سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ

وَبَارِكْ وَسَلِّمْ سے ملاقات کا شرف بخشے، اللہ تعالیٰ آپ کو صبر جمیل اور اجر جزیل بخشے اور آپ کے ادھورے کاموں کو مکمل فرمائے اور آپ کو مزید عزت بخشے۔ آمین)

(اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مزید لکھتے ہیں:) یہ پُر ملال کارڈ روزِ عید آیا، میں نمازِ عید پڑھنے ''نینی تال'' گیا ہوا تھا، شب کو بے خواب رہا تھا اور دن کو بے خور و خواب (یعنی کھائے اور سوئے بغیر) اور آتے جاتے ڈانڈی[1] میں چودہ میل کا سفر! دوسرے دن بعد نمازِ صبح سو رہا، سو کر اٹھا تو یہ کارڈ پایا۔ اسی روز سے مولانا مرحوم کا نام تا بقائے حیات، اِنْ شَآءَ اللّٰه تعالیٰ روز ایصالِ ثواب کے لیے داخلِ وظیفہ کر لیا۔ وہ اِنْ شَآءَ اللّٰه تعالیٰ بہت اچھے گئے، مگر دنیا میں ان سے ملنے کی حسرت رہ گئی۔ مولیٰ تعالیٰ آخرت میں زیرِ لوائے سرکارِ غوثیت (یعنی غوثِ پاک رحمۃُ اللہ تعالیٰ علیہ کے جھنڈے تلے) ملائے، امین اَللّٰھُمَّ امین۔

یک شہادت وفات در رمضان　　مرگِ جمعہ شہادتِ دگرست
مرضِ تپ شہادتِ سو میں　　بہرِ ہر سہ شہادتِ خبرست
در مزارست چشمِ وا یعنی　　پئے دیدارِ یار منتظرست
مردہ ہرگز نہ معین الدین　　کہ تراچوں نعیم دیں پسرست

(یعنی: رمضان میں مرنا شہادت کی ایک قسم ہے، جمعہ کے دن مرنا شہادت کی دوسری قسم ہے۔ بخار میں مرنا شہادت کی تیسری قسم ہے، ان تینوں شہادتوں کا ذکر حدیث میں موجود ہے۔ مزار میں بھی آنکھ کھلی ہے، اس لئے کہ دیدارِ یار کے منتظر ہیں۔ معین الدین (آپ) ہرگز مردہ نہیں، اس لیے کہ آپ کا بیٹا نعیم الدین جیسا ہے۔)

[1]: ایک پہاڑی سواری جس کے دونوں طرف لکڑی اور درمیان میں دری لگی ہوتی ہے۔

فسادیوں کی توبہ

صَدْرُالافاضِل علیہ رحمۃ اللّٰہ العادِل کا اندازِ بیان ایسا مسحور کُن تھا کہ اپنے تو داد دیتے ہی تھے مخالفین بھی دم بخود رہ جاتے تھے۔ایک مرتبہ ''رانا دھول پور'' کے علاقے میں آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ کا بیان تھا،لوگوں کو معلوم ہوا تو انہوں نے جُوق درجُوق شرکت کی۔ جب بیان شروع ہوا تو شرپسندوں کا ایک ٹولا آیا اور بیٹھ گیا۔جب انہوں نے حضرتِ صَدْرُ الافاضِل علیہ رحمۃ اللّٰہ العادِل کا خطاب سنا تو وہ مسحور ہوکر رہ گئے،ان کی تُرکی تمام ہوگئی اور انہیں اپنے تہی دامن ہونے کا اِحساس ہوگیا۔صَدْرُالافاضِل علیہ رحمۃ اللّٰہ العادِل نے بیان کے بعد عام اِعلان فرمایا: ''اگر کسی کو میری تقریر پر کوئی اِشکال (واعتراض) ہو تو بیان کرے، اس کو مطمئن کیا جائے گا۔'' تو یہ پوری جماعت کھڑی ہوگئی اور کہا: حضور! اِشکال تو کوئی نہیں پر اتنی عرض ہے کہ ہم فساد کے لیے آئے تھے،لیکن آپ کی تقریر نے ہماری آنکھیں کھول دی ہیں،اب اتنا کرم فرمایئے کہ ہمیں توبہ کرائیں اور آج شام اسی موضوع پر ہمارے مَحلّے میں بھی بیان فرمائیں۔**اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

داڑھی رکھنے کے لئے خاموش انفرادی کوشش

صَدْرُالافاضِل علیہ رحمۃ اللّٰہ العادِل کے ایک خدمت گزار کا بیان ہے: شروع میں

میری داڑھی خَشخَشی ہوتی تھی اور صَدْرُالافاضِل علیہ رحمۃ اللّٰہ العادِل اس بات کو پسند نہیں فرماتے تھے۔ ایک دن بڑے پیار بھرے انداز میں میرے چہرے کو اپنے دونوں ہاتھوں میں لے کر بڑے معنی خیز انداز میں مُسکراتے ہوئے فرمانے لگے: ''مولانا! کیا حال ہے؟'' آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ کے اس اندازِ نصیحت سے میں اتنا متأثر ہوا کہ آج 60 برس سے زائد ہونے کو آئے ہیں کبھی داڑھی حدِ شرع (یعنی ایک مٹھّی) سے کم نہیں ہوئی۔

اِمام بنانے سے پہلے قِراءَت دُرُست کروائی

خلیفۂ صَدرُالافاضِل حضرت مولانا مفتی سید غلام معین الدین نعیمی علیہ رحمۃ اللّٰہ الغنی کا بیان ہے کہ جب سے صَدرُالافاضِل علیہ رحمۃ اللّٰہ العادِل کو مرضِ ذیابَیطُس (شوگر) نے جماعت کرانے سے روکا ہوا تھا، اس وقت سے مسجد میں نماز باجماعت کے لئے مجھے ہی فرماتے تھے۔ اگرچہ میری قِراءتِ قراٰن کی تصحیح میرے والد صاحب نے شروع ہی میں کرادی تھی، پھر قواعد تجوید بھی سیکھے تھے لیکن حضرتِ صَدْرُالافاضِل علیہ رحمۃ اللّٰہ العادِل نے اس کے باوُجود راتوں کو مشق کروا کر میری قراءت کی تصحیح کرائی۔ جب آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ کی نظر میں میری قراءت دُرُست ہوئی تو مجھے آگے بڑھا دیا۔

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

صَدْرُالافاضِل علیہ رحمۃ اللہ العادِل کی شاعری

اللہ تعالیٰ نے حضرتِ صَدْرُالافاضِل علیہ رحمۃ اللہ العادِل کوشعر گوئی کا بڑا پاکیزہ ذَوق بخشا تھا۔عَرَبی، فارسی اوراردو میں بڑی رَوانی سے شِعر کہتے تھے،بُلند وبالا تَخَیُّلات کو اِس عمدَگی اورخوبی سے ادا کرتے کہ سننے والا جھوم جھوم جائے،لیکن اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی طرح آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا سرمایۂ شاعری حمد ونعت،مَنْقَبت اور نصیحت آموز اشعار تک محدود ہے۔صَدْرُالافاضِل علیہ رحمۃ اللہ العادِل کی شاعری کے مجموعے کا نام ”ریاضُ النَّعیم“ ہے۔فکرِ آخرت سے معمور چند اشعار ملاحظہ ہوں۔ ؎

فَصاحت سے کہتے ہیں مُوئے سفید ۔۔۔ کہ ہُشیار ہو، اب سَحَر ہوگئی
خُودی سے گزر، چل خدا کی طرف ۔۔۔ کہ عمرِ گرامی، بسر ہوگئی
غم و خونِ دل کھاتے پیتے رہے ۔۔۔ غریبوں کی اچھّی گزر ہوگئی
نعیمؔ خطا کار مغفور ہو ۔۔۔ جو شاہِ جہاں کی نظر ہوگئی

ایک نعت شریف کے چند اشعار ملاحظہ ہوں۔ ؎

دیکھئے سیمائے انور، دیکھئے رُخ کی بہار ۔۔۔ مہرِ تاباں دیکھئے، ماہِ دَرَخشاں دیکھئے
دیکھئے وہ عارِض اور وہ زُلفِ مُشکیں دیکھئے ۔۔۔ صبحِ روشن دیکھئے ، شامِ غریباں دیکھئے
جلوہ فرما ہیں جبینِ پاک میں آیاتِ حق ۔۔۔ مُصحف رُخ دیکھئے تفسیرِ قرآں دیکھئے
یہ نعیمؔ زار کیسا ہجْر میں بے تاب ہے ۔۔۔ دیکھئے اِس کی طرف،اے شاہِ شاہاں دیکھئے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تصنیف وتالیف

حضرتِ سیّدُ ناصَدْ رُالا فاضِل علیہ رحمۃ اللّٰہ العادِل نے بے پناہ دینی ومِلّی مصروفیات کے باوُجود تصنیف و تالیف کا بڑا ذخیرہ یادگار چھوڑا۔آپ نے ۱۳۴۳ھ بمطابق 1924ء میں مرادآباد سے ماہنامہ ''اَلسَّوَادُ الْاَعْظَم'' جاری فرمایا جس میں مسلمانوں کی خوب تربیت فرمائی ،آپ کی یادگار کتب یہ ہیں: ﴿۱﴾ تفسیر خزائن العرفان ﴿۲﴾ نعیم البیان فی تفسیر القرآن ﴿۳﴾ الکلمۃ العلیا لاعلاء علم المصطفیٰ ﴿۴﴾ اطیب البیان درردتقویۃ الایمان ﴿۵﴾ اسواط العذاب علی قوامع القباب ﴿۶﴾ آداب الاخیار ﴿۷﴾ سوانح کربلا ﴿۸﴾ سیرت صحابہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنھم ﴿۹﴾ التحقیقات لدفع التلبیسات ﴿۱۰﴾ ارشادالانام فی محفل لمولود والقیام ﴿۱۱﴾ کتاب العقائد ﴿۱۲﴾ زادالحرمین ﴿۱۳﴾ الموالات ﴿۱۴﴾ گلبن غریب نواز ﴿۱۵﴾ شرح شرح مائۃ عامل ﴿۱۶﴾ پراچین کال ﴿۱۷﴾ شرح بخاری (نامکمل غیرمطبوع) ﴿۱۸﴾ شرح قطبی (نامکمل غیرمطبوع) ﴿۱۹﴾ ریاض نعیم (مجموعہ کلام) ﴿۲۰﴾ کشف الحجاب عن مسائل ایصال ثواب ﴿۲۱﴾ فرائدالنورفی جرائدالقبور۔

خیر خواھی

خلیفۂ صَدْرُالا فاضِل حضرت مولانا مفتی سید غلام معین الدین نعیمی علیہ رحمۃ اللّٰہ الغنی کا بیان ہے کہ صَدْرُالا فاضِل علیہ رحمۃ اللّٰہ العادِل کے وصال سے تین روز قبل کا واقعہ ہے کہ میرے کان میں شدید درد تھا اور بے ساختہ سوتے جاگتے کان پر ہاتھ جاتا تھا۔آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے صبح کے وقت اِشارے سے قلم دوات طلب فرمائی۔حکم کی تعمیل کردی

گئی، آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے بیماری کی حالت میں لکھا: ''میں رات کو دیکھتا ہوں کہ بے اختیار بار بار تمہارا ہاتھ کان پر جاتا ہے جاؤ! ڈاکٹر مشتاق کو دکھاؤ۔''

ذکر اللّٰہ عزوجل کی عادت

انہی کا بیان ہے: صَدْرُ الافاضِل علیہ رحمۃ اللّٰہ العادِل کا معمول تھا کہ اٹھتے بیٹھتے حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْل نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْر پڑھتے تھے۔ علالت کے زمانے میں یہ شوق مزید بڑھ گیا تھا۔ اپنی وفات سے کچھ ایّام قبل کلمۂ شہادت اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ پڑھتے رہتے تھے۔ ایک روز مجھ سے فرمایا: ''شاہ جی! گواہ رہنا جب مجھے افاقہ ہوتا ہے، تو میں کلمۂ شہادت پڑھتا ہوں۔'' غالباً یہ ''اَنْتُــــمْ شُھَدَاءُ اللّٰہِ فِی الْاَرْض (یعنی تم زمین پر اللّٰہ تعالٰی کے گواہ ہو)'' ارشادِ نبوی کے ماتحت عمل فرمایا گیا، ورنہ کہاں میں اور کہاں اس بُقعۂ نور کے لیے شہادت (یعنی گواہی)!

وقتِ رُخصَت کے حالات

انہی کا بیان ہے: گیارہ بجے کا وقت تھا، صَدْرُ الافاضِل علیہ رحمۃ اللّٰہ العادِل نے اپنی سہ دری کے تینوں دروازے بند کرا دیئے۔ کمرے میں میرے اور حضرت رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ کے سوا کوئی نہ تھا۔ تھوڑی دیر مجھ سے گفتگو فرمائی، اس کے بعد آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ خاموش ہو گئے۔ تقریباً ساڑھے گیارہ بجے فرمایا، پنکھا کھول دو، میں نے کھول دیا، پھر فرمایا: کم کردو، میں نے اس کی رفتار نمبر 2 پر کردی، پھر فرمایا اور کم کردو، میں نے نمبر 3 پر رفتار کردی، کچھ وقفے کے بعد فرمایا اور کم کردو، اب میں نے پنکھے کا رُخ دیوار کی طرف کردیا،

تا کہ دیوار سے ٹکرا کر ہوا پہنچے کچھ وقفے کے بعد فرمایا: بند کردو۔ اس کے بعد فرمانے لگے: میرا بازو دباؤ۔ چُنانچہ میں چار پائی کی داہنی جانب بیٹھ کر بازو اور کمر دبانے لگا، دیکھا کہ زَبانِ اقدس سے کچھ فرما رہے ہیں اور چہرۂ اقدس پر بے حد پسینہ ہے۔ میں نے رومال سے چہرے کا پسینہ خشک کیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے نظرِ مبارک اٹھا کر میری طرف ملاحظہ فرمایا، پھر آواز سے کلمۂ پاک لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ پڑھنا شروع کیا۔ لیکن دَم بدم آواز پست سے پست ہوتی چلی گئی، ٹھیک بارہ بج کر 25 مِنٹ پر مجھے پھیپھڑوں کی حَرَکت بند ہوتی معلوم ہوئی، خود ہی آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے رُوبقبلہ ہو کر اپنے ہاتھ پیر سیدھے کر لئے تھے۔ یوں ۱۹ ذوالحجۃ الحرام ۱۳۶۷ھ کو کلمہ شریف پڑھتے ہوئے جانِ پاک، جانِ آفریں کے سِپرد ہوئی۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میرے جنازے کی نُمائش نہ کرنا

حضرت مولانا مفتی سید غلام معین الدین نعیمی علیہ رحمۃ اللہ الغنی کا بیان ہے کہ صَدْرُالافاضِل علیہ رحمۃ اللہ العادِل نے مجھ سے فرمایا: میرے جنازے کی نُمائش نہ کرنا، اگر لوگ زیادہ اِصرار کریں تو صِرف مَحلّہ چوکی حسن خان تحصیلی اسکول، نئی سڑک اور کاٹھ دروازے سے ہوتے ہوئے مدرَسے کے صحن میں نَمازِ جنازہ ادا کرنا، وہاں سے سیدھا میری آخری آرام گاہ لے جانا۔

ایمان افروز خواب

حضرتِ سیّدُ ناصدْرُالافاضِل علیہ رحمۃ اللّٰہ العادِل کی وفات سے پہلے حضرت مولانا مفتی سیّد غلام معین الدین نعیمی علیہ رحمۃ اللّٰہ الغنی نے ایک ایمان افروز خواب دیکھا کہ ایک نہایت عالی شان بُقعۂ نور کمرہ ہے، چاروں طرف قالین پر گاؤ تکیے لگے ہوئے ہیں، ایک طرف حضرت سیّدُ نا ابوبکر صدّیق رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ رونق افروز ہیں، ایک طرف حضرتِ سیّدُ نا عثمانِ ذُوالنُّورَین، ایک طرف حضرت سیدنا مولیٰ مشکلکشا علی مرتضٰی کرم اللّٰہ تعالٰی وجھہ الکریم ایک طرف حضرتِ سیدنا ابوہریرہ اور دیگر صحابۂ کرام رضی اللّٰہ تعالٰی عنھم تکیہ لگائے رونق افروز ہیں، آخر میں ایک کونے پر ایک نشست خالی ہے، کمرے کے دروازہ پر حضرت سیدُ نا فاروقِ اعظم رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کسی کے اِنتظار میں کھڑے ہیں کہ ایک طرف سے سفید عمامہ باندھے سفید ململ کی اچکن پہنے حضرتِ صَدْرُ الافاضِل مولانا سیّد محمد نعیم الدین مُرادآبادی علیہ رحمۃ اللّٰہ الھادی آرہے ہیں۔حضرتِ سیدنا فاروق اعظم رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: تمہاری نشست اندر خالی ہے۔آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی عنہ نے عرض کی: میرے لیے یہی بڑی سعادت ہے کہ جُوتیوں میں جگہ مل جائے، مگر حضرتِ سیدنا فاروق اعظم رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ ہاتھ پکڑ کر اندر لے گئے، حضرت رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ یہ کہہ کر اندر داخل ہوگئے: ''اَلْاَمْرُ فَوْقَ الْاَدَبِ (یعنی حکم ادب پر فوقیت رکھتا ہے)۔اُس خالی نشست میں آپ کو لے جا کر بٹھایا گیا، آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ ابھی پورے بیٹھے بھی نہیں تھے کہ میری آنکھ کسی وجہ سے کُھل گئی۔صبح میں نے حضرتِ صَدْرُالافاضِل رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ کے سامنے اپنا خواب بیان

کیا، جسے سن کر حضرت رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ کی آنکھوں سے خوشی کے آنسو نکل آئے، فرمایا: ''میرا انتظار ہے، اب میں جارہا ہوں، یہی اس کی تعبیر ہے۔'' اس کے بعد آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے اپنی غیر منقولہ جائیداد کو اپنے چاروں صاحبزادوں کو منتقل فرمایا۔ منقولہ جائیداد کو تقسیم کیا، صرف آٹھ سو روپیہ اپنے تجہیز و تکفین اور علاج وغیرہ کے لیے باقی رکھا۔

مدینے کا مُسافر

مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان حَجِّ بَیتُ اللّٰہ پر تشریف لے گئے۔ جب وہ مدینۂ مُنوّرہ میں جب سرکارِ دوعالم صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وَسلَّم کے دربارِ گُہر بار میں حاضر ہوئے تو سنہری جالیوں کے قریب دیکھا کہ حضرتِ صَدْرُ الافاضِل علیہ رحمۃ اللّٰہ العادِل بھی مَجمع میں موجود ہیں۔ ملاقات کی ہمت نہ ہوئی کیونکہ باادب لوگ تو وہاں بات چیت نہیں کرتے۔ صلوٰۃ وسلام سے فارِغ ہونے کے بعد باہَر تلاش کیا مگر ملاقات نہ ہوئی۔ حضرت شیخُ الْفَضِیلَت، شیخُ العَرَبِ وَالْعَجم قطبِ مدینہ سیِّدی ومولائی ضیاءُالدِّین احمد قادِری رضوی علیہ رحمۃ اللّٰہ القوی کے دربارِ فَیض آثار پر حاضِر ہوئے کہ عَرَب وعَجَم کے تمام عُلَمائے حق اور مَشائِخ کرام حَرَمَینِ طَیِّبَین کی حاضِری کے دوران حضرت شَیخُ الْفَضِیلَت رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ کی زِیارت کے لئے ضَرور حاضر ہوتے تھے۔ وہاں بھی حضرتِ صَدرُ الافاضِل علیہ رحمۃ اللّٰہ العادِل کے مُتَعلِّق کوئی معلومات حاصِل نہ ہوئیں۔ حیران تھے کہ صَدرُ الافاضِل علیہ رحمۃ اللّٰہ العادِل اگر تشریف لائے ہیں تو کہاں گئے؟ دَرِیں اَثنا مُرادآباد (ہند) سے تار حضرت شَیخُ الْفَضِیلَت رحمۃ اللّٰہ

تعالیٰ علیہ کے آستانِ عَرش نشان پر آیا کہ فُلاں دن فُلاں وقت حضرتِ صَدرُالافاضِل مولانا نعیمُ الدِّین صاحِب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مُرادآباد میں وِصال ہوگیا ہے۔ مُفسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان نے جب وقت مِلایا تو وُہی وقت تھا جس وقت سنہری جالیوں کے قریب صَدرُالافاضِل علیہ رحمۃ اللہ العادِل نظر آئے تھے، فوراً سمجھ گئے کہ جیسے ہی اِنتِقال فرمایا، بارگاہِ رسالت صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہٖ وَسلَّم میں صلوٰۃ وسلام کے لئے حاضِر ہوگئے۔

مدینے کا مُسافِر ہند سے پہنچا مدینے میں
قدم رکھنے کی نَوبَت بھی نہ آئی تھی سفینے میں

مزار شریف

جامعہ نعیمیہ (مرادآباد، ہند) کی مسجد کے بائیں گوشے میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی آخِری آرام گاہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے فیوضات سے مُستفیض ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔[1]

اللہ عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

---

[1]: اِس رسالے کا بیشتر مواد حضرت مولانا مفتی سیّد غلام معین الدین نعیمی علیہ رحمۃ اللہ الغنی کی کتاب ''حیاتِ صدرالافاضل'' سے ماخوذ ہے۔

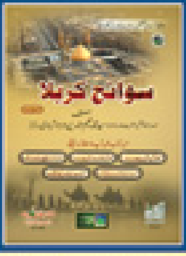

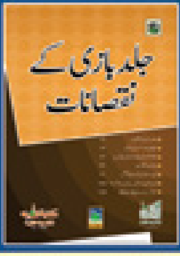

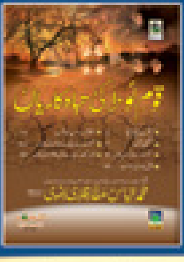

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سُنّت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول میں بکثرت سُنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جمعرات مغرب کی نماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کیلئے اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات گزارنے کی مَدَنی التجا ہے۔ عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں بہ نیتِ ثواب سُنّتوں کی تربیت کیلئے سفر اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے مَدَنی اِنعامات کا رسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کے ابتدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی بَرَکت سے پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کیلئے کُڑھنے کا ذہن بنے گا۔

ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذِہن بنائے کہ "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔" اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنی اِصلاح کی کوشش کے لیے "مَدَنی اِنعامات" پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے "مَدَنی قافلوں" میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

- کراچی: شہید مسجد، کھارادر۔ فون: 021-32203311
- لاہور: داتا دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ۔ فون: 042-37311679
- سردار آباد (فیصل آباد): امین پور بازار۔ فون: 041-2632625
- کشمیر: چوک شہیداں، میرپور۔ فون: 058274-37212
- حیدر آباد: فیضانِ مدینہ، آفندی ٹاؤن۔ فون: 022-2620122
- ملتان: نزد پیپل والی مسجد، اندرون بوہڑ گیٹ۔ فون: 061-4511192
- اوکاڑہ: کالج روڈ بالمقابل غوثیہ مسجد، نزد تحصیل کونسل ہال۔ فون: 044-2550767
- راولپنڈی: فضل داد پلازہ، کمیٹی چوک، اقبال روڈ۔ فون: 051-5553765
- پشاور: فیضانِ مدینہ گلبرگ نمبر 1 النور سٹریٹ، صدر۔
- خان پور: دُرانی چوک، نہر کنارہ۔ فون: 068-5571686
- نواب شاہ: چکرا بازار، نزد MCB۔ فون: 0244-4362145
- سکھر: فیضانِ مدینہ، بیراج روڈ۔ فون: 071-5619195
- گوجرانوالہ: فیضانِ مدینہ، شیخوپورہ موڑ، گوجرانوالہ۔ فون: 055-4225653
- گلزارِ طیبہ (سرگودھا): فوارہ چوک، مدینہ مارکیٹ، بالمقابل جامع مسجد سیدنا عادل شاہ۔ 048-6007128

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)

فون: 021-34921389-93 Ext: 1284

Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net